



## گناه گار مسلم كى اصلاح يا تكفير؟؟؟ الشيخ ابو حسين الشامى حفظه الله

گناه گار مسلم كى اصلاح يا  
تكفير؟؟؟ (اسو رسول كى روشنى مي)  
الشيخ ابو حسين الشامى حفظه  
الله

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ  
بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهد  
الله فلا مضل له ومن يضل فلا هادي له و اشهد ان لا  
إله إلا الله و أشهد أن محمد ا عبد و رسول الله اما  
بعد !

مار معاشر مي اس وقت جو بڑ بڑ فتن مار  
معاشر کو نگلت جا رہے يے و کے کسی کلم

گو کو اس کی بدکاریوں ، گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج کر دینا یہ ایک بہت ہی خطرناک کام ہے مگر ہمارے اردگرد یہ اس طرح جاری ہے جیسے پہاڑوں سے کوئی چشمہ جاری ہو اور رکنہ کا نام نہ لے رہا ہو!

کسی مسلمان کو کافر قرار دینا اتنا سنگین مسئلہ ہے کہ خود نبیؐ نہ اس سے متنبہ فرمایا ہے کسی شخص کو کافر قرار دینا اتنا سنگین جرم ہے کہ جس پر تنبیہ کرتے ہوئے نبی کریمؐ نہ فرمایا :

” ایما امرئ قال لایخیه کافرا فقد باء بها احدهما “

(صحیح بخاری ، صحیح مسلم )

” جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا یعنی اگر تو وہ واقعاً کافر کہلانے کا مستحق ہو تو فیہا ، وگرنہ ناحق فتویٰ لگانے والا شخص کافر ہو جائے گا “

## تکفیر یا تطہیر و اصلاح؟

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو کتاب و سنت کے علوم میں بصیرت سے محروم اور نبوی منہج سے نا آشنا ہیں لیکن ان کی زبان پر ہمہ وقت کفر کی گردان جاری و ساری ہے کسی مسلمان میں کوئی غیر شرعی عمل دیکھا یا کسی ایسی جماعت یا ادارے ، جس کے ذمہ داران کو وہ کافر قرار دے چکے ہیں ان سے کسی کا میل جول دیکھا تو فوراً اس کو کافر یا کفار کا معاون یا انصار الطاغوت وغیرہ کے القابات دے کر اس کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں یا اگر ان کے مزعومہ کفار کو کسی نہ کافر قرار نہ دیا تو اسے بھی کافر یا پھر مرجیہ وغیرہ کے طعنوں سے نوازاجاتا ہے

لیکن سوچنے کی بات یہ ہے ایک شخص نہ کلمہ پڑھا  
 نماز، روزہ، کا اقرار کرتا ہے بد عملی اس کے  
 اندر پیدا ہو گئی کبائر کا مرتکب ہو گیا ہے اس  
 شخص کے بارے میں مارے سامنے دو پہلو ہیں:

1- ایک یہ کہ اس کو کافر قرار دے کر  
 ہمیشہ کیلئے مسلمانوں کی صف سے نکال دینے کے

2- دوسرا یہ کہ اس کی اصلاح کریں  
 ، گناہوں اور غلط روش پر اس کو احسن انداز میں  
 تنبیہ کریں تاکہ اس کی آخرت سنور جائے

تو اب ہمیں کون سا پہلو اختیار کرنا چاہئے؟ اس کی  
 تربیت و اصلاح والا یا اس کو کافر قرار دینے والا؟ جب  
 ہم نبوی منہج کو دیکھیں تو ہماری سامنے تربیت و  
 اصلاح والا پہلو ہی نمایاں نظر آتا ہے حتیٰ کہ کسی  
 مسلمان سے کوئی کفریہ بات یا عمل سرزد ہو گیا تب  
 بھی آپ نے اس کی اصلاح کی ہے اس پر فتویٰ کفر  
 لگا کر اس کو کفار کی صف میں شامل نہیں کیا بطور  
 مثال مندرجہ ذیل واقعات پر غور کریں:

نبی کریم ﷺ غزوہ حنین سے واپس آئے تھے راستہ  
 میں مشرکین کی ایک بیری (کے درخت) جسے وہ ذات  
 انواط کہتے تھے (اور اس کو متبرک سمجھتے تھے)  
 کے پاس سے گزرے تو بعض نئے نئے (یعنی دین کے مسئلہ  
 میں لاعلم) مسلمانوں نے والد صحابہ کرام نے نبی  
 کریم ﷺ سے عرض کی:

**یا رسول اللہ ﷺ اجعل لنا ذات انواط کمالہم ذات  
 انواط**

” ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط (بیری کا درخت)  
 مقرر کر دیجئے جس طرح ان کے پاس ایک ذات انواط  
 ہے“

آپ ﷺ نے یہ بات سن کر فرمایا: تم نے مجھ سے وہی  
 مطالبہ کیا ہے جو قوم موسیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ  
 السلام سے کہا تھا:

اجعل لنا الها كما لهم اله

”مارے لیے بھی ایک معبود مقرر کر دیجئے جس طرح  
ان کے پاس ایک معبود“

تو موسیٰ نے فرمایا :

انکم قوم تجهلون

” تم ایک جاہل قوم ہو“

(جامع الترمذی , مسند احمد)

غور کیجئے ! اللہ رب العالمین کے مقابلے میں نئے  
الہ کا مطالبہ بغاوت و شرک ہے یا نہیں؟ لیکن نبی  
نے ان کی اصلاح فرمائی یا ان پر فتویٰ کفر داغ کر  
دائے اسلام سے خارج قرار دیا؟

اسی طرح ایک مثال ملاحظہ فرمائیے اسلام میں نہ صرف زنا  
بلکہ زنا کے قریب جانا بھی حرام لیکن ایک نوجوان  
صحابی نبی کے پاس آیا اور عرض کی مجھے  
زنا کی اجازت دیجئے ،

آپ نے فرمایا :

” کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری بیوی کے ساتھ کوئی  
بی بی بد کاری کرے؟“

اس نے کہا : نہیں !

پھر آپ نے فرمایا :

کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری بیوی کے ساتھ کوئی  
مذہب کالا کرے؟

اس نے کہا : نہیں !

پھر آپ نے فرمایا :

کیا تو پسند کرتا ہے کہ ماں کے ساتھ کوئی حرام  
کاری کرے؟

اس نہ کہہا : نہیہ !

پھر آپ نے فرمایا :

کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری خالہ کے ساتھ کوئی  
زنا کرے ؟

اس نہ کہہا : نہیہ !

آپ نے فرمایا :

کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری پھوپھی کے ساتھ  
کوئی بدکاری کرے ؟

اس نہ کہہا : نہیہ !

پھر آپ نے اس کو قریب کیا اور اس کے کندھے پر  
ہاتھ رکھ کر یہ دعا کی:

**اللهم اغفر ذنبہ و طهر قلبہ و حسن فرجہ**

'' اے اللہ! اس بندے کے گناہ معاف کر دے اور اس کے  
دل کو پاک و صاف کر دے اور اس کی شرم گاہ کی  
حفاظت فرما ''

صحابہ کرام بیان فرماتے ہیں اس کے بعد اس کو گلی  
کو چومے میں کبھی نظر اونچی کر کے چلتا ہوا نہیہ  
دیکھا گیا

(مسند احمد طبرانی ، سلسلہ الصحیحہ)

ان دونوں واقعات پر غور کریں پھر اس واقعہ میں ایک  
شرکیہ بات کا صدور بعض لوگوں سے ہوا لیکن نبی نے  
اس کی اصلاح فرمائی، دوسری میں ایک حرام عمل کی  
اجازت طلب کرنے پر آپ نے فطری انداز سے اصلاح  
تو فرمائی لیکن تکفیر و تفسیق کا پہلو اختیار  
نہیہ کیا

اللہ ان لوگوں کی اصلاح فرمائے جو اس خطرناک عمل  
کو ناک پر بیٹھی مکھی کو اڑا دینے سے بھی ہلکا  
جانتے ہیں اور مسلمانوں کی تطہیر کی بجائے تکفیر

کو سب سے اہم فریضہ گردانتے ہیں

**وما علینا الا بلاغ المبین**